

کتابِ دانیال - نمبر آٹھ

ایک عمل

Jeff Pippenger

2023-12-03

یہوداہ کے بادشاہ یہویاکیم کی سلطنت کے تیسرے سال میں بابل کے بادشاہ نبوکدنصر یروشلم پر آیا اور اُس کا محاصرہ کیا۔ اور خداوند نے یہوداہ کے بادشاہ یہویاکیم کو، خدا کے گھر کے بعض ظروف سمیت، اُس کے ہاتھ میں کر دیا؛ جنہیں وہ سینعار کے ملک میں اپنے معبود کے گھر لے گیا، اور اُن ظروف کو اپنے معبود کے خزانہ خانے میں رکھ دیا۔ دانی ایل ۱: ۱، ۲۔

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہی کتاب ہیں، اور وہی نبوتی سلسلے جو کتابِ دانی ایل میں بیان ہوئے ہیں، کتابِ مکاشفہ میں بھی آگے بڑھائے گئے ہیں۔ مکاشفہ یسوع مسیح اس آخری نبوی پیغام کی نمائندگی کرتا ہے جو مہلت کے اختتام سے ذرا پہلے مہر سے کھولا جاتا ہے۔

وہ حقائق جو ماضی میں کتابِ مکاشفہ سے درست طور پر سمجھے گئے تھے لیکن رسم و رواج اور روایت نے انہیں مہربند کر دیا تھا، اب بھی حق ہیں، اور آج قبیلہ یہوداہ کے شیر کے ذریعے پھر سے کھولے جا رہے ہیں، اور وہ حقائق اب اپنی کامل تکمیل کو آشکار کر رہے ہیں۔

وہ حقائق جو ماضی میں دانی ایل کی کتاب سے درست طور پر سمجھے گئے تھے مگر رسم و رواج اور روایات نے اُن پر مہر لگا دی تھی، بدستور حق ہیں، اور آج یہوداہ کے قبیلہ کے شیر کے وسیلے سے پھر سے کھولے جا رہے ہیں، اور وہ حقائق اب اپنی کامل تکمیل ظاہر کر رہے ہیں۔

دانیال محض ان دو کتابوں میں سے پہلی ہے جو یسوع مسیح کے مکاشفہ کی نمائندگی کرتی ہیں۔

یہویاکیم اصلاحی تحریک میں پہلے پیغام کو قوت ملنے کی علامت ہے۔ وہ عہد کی بھی علامت ہے، کیونکہ نام کی تبدیلی نبوتی طور پر عہد کے تعلق کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے۔ وہ عہدی تعلق جس میں خدا اُن لوگوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے جو پہلے خدا کے عہدی لوگ نہ تھے، پہلے پیغام کو قوت ملنے کے وقت شروع ہوتا ہے۔

جو پہلے کوئی قوم نہ تھی مگر اب خدا کی قوم ہیں؛ جنہوں نے پہلے رحمت نہ پائی تھی مگر اب رحمت پا لی ہے۔ 1 پطرس 2:10

نام کی تبدیلی، جو عہد کے تعلق کی علامت ہے، اس کی توثیق ابرام کے نام کے ابراہیم، سارئی کے سارہ، یعقوب کے اسرائیل اور ساؤل کے پولس بنائے جانے سے ہوتی ہے۔ اس علامت کی اور بھی گواہیاں ہیں، مگر دانی ایل کے پہلے باب میں دانی ایل کا نام بدل کر بیلتشصر رکھا جاتا ہے، اور حننیاہ کا شدرک، میشائیل کا میشک، اور عزریاہ کا عبدنخو کر دیا جاتا ہے۔

جب خداوند کسی قوم کے ساتھ عہدی تعلق میں داخل ہوتا ہے، تو وہ ساتھ ہی ایک سابقہ عہدی قوم کو چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ یہویاکیم اُن عہدی لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں چھوڑا جا رہا ہے اور دانی ایل، حننیاہ، میشائیل اور عزریاہ اُن عہدی لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہیں پھر چنا جا رہا ہے۔ جب لوگ عہدی تعلق میں داخل ہوتے ہیں تو اُن کی آزمائش کی جاتی ہے کہ آیا وہ عہد کی شرائط کو نبھائیں گے یا نہیں۔ اس آزمائش کی نمائندگی کھانے کے عمل سے ہوتی ہے۔

آدم اور حوا کھا کر آزمائش میں ناکام ہو گئے، اور جب خدا نے پہلی بار ایک منتخب قوم کے ساتھ عہد باندھا تو اس نے من کے ذریعے ان کی آزمائش کر کے اس تعلق کا آغاز کیا۔ قدیم اسرائیل بالآخر اس

آزمائش میں ناکام رہا، مگر اس کے ساتھ انہوں نے اس حقیقت کا پہلا حوالہ اور پہلی گواہی دی کہ عہدی آزمائش کوئی واحد آزمائش نہیں بلکہ ایک آزمائشی عمل ہے۔ دسویں آزمائش پر انہیں آئندہ چالیس برس بیابان میں مرنے کے لیے مقرر کر دیا گیا۔ پھر خدا نے یسوع اور کالب کے ساتھ عہد باندھا، یوں گواہی فراہم کی کہ جب خداوند کسی منتخب قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہوتا ہے تو وہ ایک سابقہ عہدی قوم کو بھی پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ قدیم اسرائیل کے اختتام پر، جو روحانی اسرائیل کی ابتدا بھی تھا، قدیم اسرائیل کے لیے آخری آزمائشی عمل، روحانی اسرائیل کے لیے پہلا آزمائشی عمل تھا، اور اسے آسمانی روٹی کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ پہلی عہدی آزمائش کے عمل میں من کے ذریعے بطور نمونہ پیش کیا گیا تھا۔

اسی آزمائشی عمل میں، جو ایک ساتھ پہلی بھی تھی اور آخری بھی، یسوع نے آسمانی روٹی کی آزمائش کی نشاندہی کی جب اس نے کہا کہ جو اس کے عہد کے لوگ ہیں انہیں اس کا گوشت کھانا اور اس کا خون پینا لازم ہے۔ اپنی خدمت کے کسی اور موقع کی نسبت اس بیان پر اس نے زیادہ شاگرد کھو دیے۔ اس کی خدمت کا وہ تنازع عہد کی آزمائش کے عمل کی تمثیل کا نقطہ عروج تھا، اور سسٹر وائٹ نے اس واقعے پر تفصیل سے کتاب "ڈیزائر آف ایجز" میں تبصرہ کیا ہے، جہاں باب کا عنوان "دی کرائیسس این جلیل" ہے۔ جلیل نام کا مطلب "قبضہ" یا "نقطہ پلٹاؤ" ہے، اور اس باب میں وہ بیان کرتی ہیں کہ شاگرد اس سے کیوں پھر گئے۔ انہوں نے اس کے بیان—کہ اس کا گوشت کھانا اور اس کا خون پینا لازم ہے—کو صحیح نبوی طریق کار کے مطابق لاگو کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ نبوی تصورات کی ایسی رسومات اور روایات سے چمٹے ہوئے تھے جو شیطان نے قدیم اسرائیل کی بائبل فہم میں راسخ کر دی تھیں۔ ان غلط فہمیوں نے انہیں، ان کے خیال میں، اس کی باتوں کو روحانی کے بجائے حرفی طور پر لینے کا بہانہ فراہم کیا۔ وہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ جو لوگ یسوع سے "پھر گئے" (جلیل)، جن کی نشاندہی یوحنا کے چھٹے باب (یوحنا 6:66) میں ہے، وہ پھر ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ نہ چلے۔

قدیم اسرائیل کی عہدی آزمائش کے پہلے اور آخری دونوں مرحلوں میں، ہم پاتے ہیں کہ جب خدا کسی برگزیدہ قوم کے ساتھ عہدی رشتے میں داخل ہوتا ہے تو وہ بیک وقت سابقہ عہدی قوم کو ایک طرف کر دیتا ہے۔ ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کو ایک واحد امتحان سے نہیں بلکہ آزمائش کے ایک عمل کے ذریعے آزماتا ہے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس آزمائشی عمل کو ایک ایسی چیز کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے جسے کھایا جانا ہے۔ ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ یہ خوراک خدا کے کلام کی نمائندگی کرتی ہے، اور امتحان میں کھانے کے لیے دو قسم کی خوراک کے درمیان انتخاب شامل ہوتا ہے۔ کیا ہم ہر اس درخت سے کھاتے ہیں جس کے بارے میں خدا نے کہا ہے کہ تم کھا سکتے ہو، یا اس درخت سے کھاتے ہیں جس سے ہمیں کھانے سے منع کیا گیا ہے؟ ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ کیا کھانے کے انتخاب میں یہ آزمائش بھی شامل ہے کہ پیش کی گئی خوراک کو ہم کیسے کھاتے ہیں۔

روحانی اسرائیل کے خاتمے پر، ملرائٹ تحریک کے زمانے میں، 11 اگست 1840 کو پہلے پیغام کو تقویت ملی۔ وہاں یہویاقیم اُن پروٹسٹنٹ کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں اُس وقت بابل میں لے جایا جا رہا تھا تاکہ وہ بابل کی بیٹیاں بن جائیں۔ جب مکاشفہ باب دس کا فرشتہ نازل ہوا اور اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلی کتاب تھی تو اُن کے سامنے ایک آزمائش آ کھڑی ہوئی۔ جس طرح یہویاقیم نے نیوکدنصر کے مطالبات کے خلاف بغاوت کی اور بعد ازاں اسارت میں لے جایا گیا، اسی طرح پروٹسٹنٹوں نے اُن روایات اور رواجوں کی بنیاد پر جو وہ قرون وسطی کے تاریک دور سے اپنے ساتھ لائے تھے، فرشتے کے ہاتھ میں موجود غذا کھانے سے انکار کر دیا۔

1844 کی بہار تک، یہویاقیم اور پروٹسٹنٹوں کے لیے آزمائشی عمل ایک "فیصلہ کن موڑ" تک پہنچ چکا تھا، اور جیسے روحانی اسرائیل کے پہلے آزمائشی عمل میں، انہوں نے "رخ موڑا" اور پھر یسوع کے ساتھ نہ چلے۔ اُس دور میں دانی ایل، حننیاہ، میشاہیل اور عزریاہ میلرائٹس کی نمائندگی کرتے ہیں، جنہوں نے چھوٹی کتاب کھانے کا انتخاب کیا، جو ان کے منہ میں میٹھی تھی مگر پیٹ میں کڑوی ہو گئی۔

اگر ہم آدم اور حوا کو شامل کریں، تو ہمارے پاس چار روایتی گواہ ہیں کہ آزمائش کی نمائندگی کھانے کے عمل سے کی گئی ہے۔ ہمارے پاس کئی نبوی گواہ ہیں، جن سب پر اول و آخر کی علامت ثبت ہے۔ من کی آزمائش کی گواہی اولین گواہی ہے، اور آسمانی روٹی کی آزمائش روحانی اسرائیل کے لیے اولین آزمائش بھی ہے، جبکہ یہ قدیم اسرائیل کے لیے آخری گواہی بھی ہے۔ چھوٹی کتاب کی آزمائش بیک وقت پہلی بھی ہے اور آخری بھی۔ یہ بیابان میں کلیسیا کے طور پر روحانی اسرائیل کی بھٹکتی ہوئی حالت کا خاتمہ ہے، اور یہ ان کے لیے آغاز بھی ہے جو خدا کی آخری نامزد قوم بننے کے لیے چنے گئے تھے۔ ملر کے پیروکار خدا کی نامزد قوم کی ابتدا تھے، جن کی پہچان پروٹسٹنٹ ازم کے حقیقی سینگ کے طور پر ہونی تھی۔ جب پہلے پیغام کو قوت ملتی ہے تو شروع ہونے والے امتحانی عمل کے کئی گواہ موجود ہیں۔

ان آزمائش کے مراحل میں ایک "فیصلہ کن موڑ" آتا ہے، جہاں تقریباً تمام شاگرد پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ یسوع اور کالب کی گواہی پر سارا اسرائیل پیچھے ہٹ گیا اور مصر واپس جانے کی کوشش کی۔ جلیل کی کلیسیا میں اکثر شاگرد پیچھے ہٹ گئے۔ چونکہ یسوع الفا اور اومیگا ہے، اس لیے آزمائش کے عمل کے اختتام پر جس "فیصلہ کن موڑ" کی نمائندگی ہوتی ہے، وہی آزمائش کے عمل کے آغاز میں بھی نمایاں کیا جاتا ہے۔ جب قدیم اسرائیل کو پہلی بار من دیا گیا، تو کچھ لوگ فوراً ہدایات سے روگردانی کر گئے۔ مسیح کے بپتسمہ کے وقت وہ رخ موڑ کر بیابان میں چلا گیا۔ سسٹر وائٹ "فیصلہ کن موڑ" کی علامت کو نہایت معلوماتی انداز میں استعمال کرتی ہیں۔

قوموں اور کلیسیا کی تاریخ میں ایسے ایسے ادوار آتے ہیں جو فیصلہ کن موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ مشیتِ خداوندی میں، جب ایسے مختلف بحران آتے ہیں، تو اس وقت کے لیے روشنی عطا کی جاتی ہے۔ اگر اسے قبول کیا جائے تو روحانی ترقی ہوتی ہے؛ اگر اسے رد کیا جائے تو روحانی زوال اور تباہی لاحق ہو جاتی ہیں۔ خداوند نے اپنے کلام میں انجیل کے پیش قدمانہ کام کو، جیسا کہ ماضی میں جاری رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا، کھول کر بیان کیا ہے، حتیٰ کہ اُس آخری معرکے تک جب شیطانی طاقتیں اپنی آخری حیرت انگیز کارروائی کریں گی۔ اس کلام سے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ قوتیں اب کارفرما ہیں جو خیر و شر کے درمیان آخری عظیم معرکہ برپا کریں گی، یعنی شیطان، تاریکی کا شہزادہ، اور مسیح، حیات کا شہزادہ، کے درمیان۔ لیکن جو لوگ خدا سے محبت رکھتے اور اُس کا خوف مانتے ہیں، ان کے لیے آنے والی فتح اتنی ہی یقینی ہے جتنی کہ اُس کا تخت آسمانوں میں قائم ہے۔ بائبل ایکو، 26 اگست، 1895ء۔

جب قدیم اسرائیل کو پہلی بار من دیا گیا، تو اُس دور کے لیے روشنی دی گئی۔ مسیح کے بپتسمہ کے وقت اُس دور کے لیے روشنی دی گئی۔ 11 اگست 1840 کو اُس دور کے لیے روشنی دی گئی۔ ان میں سے ہر موڑ ایک آزمائشی عمل کے آغاز کی نشان دہی کرتا ہے جو آخرکار ایک اور موڑ پر ختم ہوتا ہے، جب سابقہ عہد کے لوگ منہ موڑ لیتے ہیں اور مسیح کے ساتھ چلنا چھوڑ دیتے ہیں۔

چونکہ یہ مختلف آزمائشی عمل سابق عہد کے لوگوں کے لیے بھی اور نئے عہد کے لوگوں کے لیے بھی آزمائش کے عمل کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے اس آزمائش کے عمل کے دو اختتام ہیں۔ اس آزمائش کے عمل کا اختتام، اور اسی بنا پر ملرائٹ تاریخ میں پروٹسٹنٹ کے لیے آخری فیصلہ کن موڑ، 1844 کی بہار تھا۔ آزمائش کے عمل کا اختتام (1844 کی خزاں میں)، یعنی خود ملرائٹس کے لیے فیصلہ کن موڑ، خدا کے سابق عہد کے لوگوں کے فیصلہ کن موڑ کے بعد آیا۔

مسیح کی تاریخ میں آزمائش کا عمل اس سے پہچانا جاتا ہے کہ انہوں نے دو بار پیکل کو پاک کیا: ایک بار اپنی خدمت کے آغاز میں اور پھر دوبارہ اپنی خدمت کے اختتام پر۔

جب یسوع نے اپنی علانیہ خدمت کا آغاز کیا تو اُس نے پیکل کو اس کی گستاخانہ بے حرمتی سے پاک کیا۔ اُس کی خدمت کے آخری اعمال میں سے ایک پیکل کی دوسری تطہیر تھی۔ پس دنیا کو خبردار کرنے کے آخری کام میں کلیسیاؤں کو دو جداگانہ ندائیں دی جاتی ہیں۔ دوسرے فرشتے کا پیغام یہ

ہے، "بابل گر گیا، گر گیا، وہ بڑا شہر، کیونکہ اُس نے اپنی زناکاری کے قہر کی مے سب قوموں کو پلائی ہے" (مکاشفہ 14:8)۔ اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی بلند پکار میں آسمان سے ایک آواز سنائی دیتی ہے، جو کہتی ہے: "آے میرے لوگو، اُس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو اور اُس کی آفتوں میں سے نہ پاؤ۔ کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اُس کی بدیاں یاد کر لی ہیں" (مکاشفہ 18:4، 5)۔ سیلیکٹڈ میسجز، کتاب 2، 118۔

روح نبوت کی تحریرات میں، مسیح کی ہیکل کی دونوں تطہیروں کا امتحانی عمل ملاکی باب تین کے مطابق ہے۔

"ہیکل کو دنیا کے خریداروں اور بیچنے والوں سے پاک کرتے ہوئے، یسوع نے یہ اعلان کیا کہ اُس کا مشن دل کو گناہ کی آلودگی سے—یعنی دنیاوی خواہشات، خودغرض شہوات اور بری عادتوں سے—پاک کرنا ہے، جو روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔ ملاکی 3:1-3 نقل کیا گیا۔" زمانوں کی آرزو، 161۔

خدا کے لوگوں کی تطہیر اس آزمائش کے عمل کی نمائندگی کرتی ہے جو بار بار نبوت کے متعدد سلسلوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ہر حوالہ، آدم اور حوا سے شروع ہو کر میلرائی تاریخ تک، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تطہیر کی نمائندگی کرتا ہے۔

"اس زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں، خدا کا اپنے احکام کی پاسداری کرنے والی قوم کے ساتھ عہد کی تجدید کی جائے گی۔" Review and Herald, February 26, 1914۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تطہیر کے عمل کا پہلا حوالہ کتاب دانی ایل میں ملتا ہے، اور وہ ان دو کتابوں میں پہلی ہے جو مل کر یسوع مسیح کے مکاشفے کی نمائندگی کرتی ہیں، جس کی مہر انسانی مہلت کے ختم ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تطہیر کا عمل مہر بندی کے عمل کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔ جب 11 ستمبر 2001 کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تطہیر اور مہر بندی کے عمل کے پہلے پیغام کا آغاز ہوا، تو یہ کلیسیا اور دنیا دونوں کے لیے ایک موڑ تھا۔ مکاشفہ کے اٹھارہویں باب میں وہ فرشتہ جو اپنے جلال سے دنیا کو منور کرتا ہے، تب آ پہنچا۔ تاہم مکاشفہ 18 میں فرشتے کو ہاتھ میں کھانے کو کچھ لیے ہوئے دکھایا نہیں گیا—لیکن وہ وہاں موجود ہے۔ چھوٹی کتاب وہاں موجود ہے۔ جو لوگ نبی اشعیا کے بیان کردہ 'سطر پر سطر' کے طور پر پیش کیے گئے طریقہ کار کو کھانے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ اسے آسانی سے پہچان سکتے ہیں۔

'سطر پر سطر' رکھ کر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب مسیح 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوئے تو وہ اپنے ساتھ ایک 'چھوٹا کتابچہ' بھی لائے تھے جسے 'منا'، 'آسمانی روٹی' اور 'چھوٹا کتابچہ' کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ لیکن 11 ستمبر 2001 کو سابق برگزیدہ قوم، جس کی نمائندگی یہویاقیم کرتا ہے، نے ایڈونٹزم کی رسومات اور روایات کو تھامے رکھنے کا انتخاب کیا، اور پھر بابل کی اسیری کی طرف اپنی پیش قدمی شروع کی، جو اتوار کے قانون پر مکمل ہو جائے گی۔

"اب یہ خبر آ رہی ہے کہ میں نے یہ اعلان کیا ہے کہ نیویارک کو ایک طوفانی سمندری لہر بہا لے جائے گی؟ یہ میں نے کبھی نہیں کہا۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ جب میں نے وہاں بلند و بالا عمارتیں دیکھیں جو منزل پر منزل بلند ہو رہی تھیں، تو میں نے کہا: 'کیسے ہولناک مناظر وقوع پذیر ہوں گے جب خداوند زمین کو سختی سے بلانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگا! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کا سارا اٹھارہواں باب اس بات کی تنبیہ ہے کہ زمین پر کیا آنے والا ہے۔ لیکن نیویارک پر کیا آنے والا ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی خاص روشنی نہیں دی گئی، سوائے اس کے کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کی پلٹ پھیر سے ڈھا دی جائیں گی۔ مجھے دی گئی روشنی سے معلوم ہے کہ تباہی دنیا میں ہے۔ خداوند کا ایک کلمہ، اس کی زور آور قدرت کا ایک لمس، اور یہ عظیم الجثہ عمارتیں زمین بوس ہو جائیں گی۔ ایسے مناظر پیش آئیں گے جن کی ہیبت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔" ریویو اینڈ ہیرالڈ، 5 جولائی 1906ء۔

جب "نیو یارک" کی "عظیم عمارتیں" 11 ستمبر 2001 کو "خدا کی قدرت کی الٹ پلٹ سے زمین بوس ہو گئیں،" تو مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتے کی روشنی نے پوری زمین کو بھر دیا، کیونکہ مکاشفہ تیرہ کے زمین کے حیوان کی تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ اچکا تھا۔

ایسے ادوار بھی آتے ہیں جو اقوام اور کلیسیا کی تاریخ میں فیصلہ کن موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ خدا کی مشیت میں، جب ایسے مختلف بحران آن پہنچتے ہیں تو اُس وقت کے لیے روشنی عطا کی جاتی ہے۔ اگر اسے قبول کیا جائے تو روحانی ترقی ہوتی ہے؛ اور اگر اسے رد کر دیا جائے تو روحانی زوال اور بربادی پیچھے پیچھے آتی ہیں۔ بائبل ایکو، 26 اگست، 1895۔

جب مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کی روشنی گیارہ ستمبر 2001 کو آئی، تو جنہوں نے اس روشنی کو قبول کیا وہ روحانی طور پر آگے بڑھے، اور جنہوں نے اس روشنی کو رد کیا وہ روحانی طور پر زوال پذیر ہوئے اور اپنی بغاوت بھری راہ پر چل پڑے جو انہیں اتوار کے قانون کے آخری موڑ تک لے گئی، جہاں وہ ہمیشہ کے لیے تیسرے فرشتے کے پیامبر ہونے کے اپنے اقرار ایمان کا جہاز تباہ کر دیتے ہیں۔ جلیل کے وہ لوگ جنہوں نے یوحنا 6:66 میں مسیح سے منہ موڑا اور اس کے ساتھ پھر نہ چلے، اس روشنی سے روگردانی کر رہے تھے جو پہلی بار اس کے بپتسمہ کے وقت آئی تھی، جہاں اُس آزمائشی تاریخ کے پہلے پیغام کو تقویت ملی تھی۔ دانی ایل کے پہلے باب میں، اُس تاریخ میں جب پہلا پیغام تقویت پاتا ہے، عبادت گزاروں کی دو جماعتیں دکھائی گئی ہیں۔ یہویاقیم اُن کی نمائندگی کرتا ہے جو ایمان کا جہاز تباہ کر دیتے ہیں، اور دانی ایل، حننیاہ، میشائیل اور عزریاہ وفاداروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہوداہ کے بادشاہ یہویاقیم کی سلطنت کے تیسرے سال بابل کے بادشاہ نبوکد نصر یروشلم پر آیا اور اس کا محاصرہ کیا۔ اور خداوند نے یہوداہ کے بادشاہ یہویاقیم کو اس کے ہاتھ میں کر دیا، اور خدا کے گھر کے بعض برتن بھی؛ جنہیں وہ شینعر کی سرزمین میں اپنے معبود کے گھر کو لے گیا، اور ان برتنوں کو اپنے معبود کے خزانہ خانے میں رکھ دیا۔ اور بادشاہ نے اپنے خصیان کے سردار آشفتز سے کہا کہ وہ اسرائیل کے بنیوں میں سے، یعنی شاہی نسل اور امیروں میں سے کچھ نوجوان حاضر کرے؛ ایسے جوان جو عیب ہوں، صورت و سیرت کے خوبرو، ہر طرح کی حکمت میں ماہر، علم میں دانا، فہم علوم رکھنے والے، اور جن میں بادشاہ کے محل میں حاضر ہونے کی اہلیت ہو، تاکہ انہیں کلدانیوں کی تعلیم اور زبان سکھائی جائے۔ اور بادشاہ نے ان کے لیے روزانہ اپنی دسترخوان کی خوراک اور اپنی پینے کی شراب مقرر کی، تاکہ تین برس تک ان کی پرورش ہو، اور اس کے بعد وہ بادشاہ کے حضور حاضر ہوں۔ اور ان میں یہوداہ کے بنیوں میں سے دانی ایل، حننیاہ، میشائیل اور عزریاہ تھے۔ جنہیں خصیان کے سردار نے نام دیے: چنانچہ اس نے دانی ایل کا نام بلطشصر رکھا، اور حننیاہ کا شدراک، اور میشائیل کا میشک، اور عزریاہ کا عبد نجو۔ لیکن دانی ایل نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ وہ بادشاہ کی خوراک کے حصے اور اس کی پینے کی شراب سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے؛ اس لیے اس نے خصیان کے سردار سے درخواست کی کہ اسے اجازت دے کہ وہ اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے۔ دانی ایل 1:1-8۔

دانی ایل، حننیاہ، میشائیل اور عزریاہ یہوداہ کے فرزند تھے۔ انہیں خصی کر دیا گیا، یوں وہ ایڈونٹزم کی آخری نسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نبوکدنصر نے، بہت سے قدیم بادشاہوں کی طرح، یہوداہ کے ان چار نوجوانوں کو اس لیے خصی کروا دیا کہ جب وہ غلاموں کی حیثیت سے خدمت کریں اور بادشاہ کی بیویوں اور حرم کی کنیزوں سے ان کا واسطہ پڑے تو بادشاہ کو کسی قسم کی تشویش نہ رہے۔

علامتی طور پر یہ ایڈونٹسٹ تحریک کی آخری نسل کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ ان چار کے بعد نسل یہوداہ باقی نہیں رہے گی۔ چار پوری دنیا کی علامت ہے، لہذا یہ دنیا بھر کے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کی آخری نسل کی نمائندگی کرتا ہے جو 11 ستمبر 2001 کو خدا کے نبوتی کلام کی تکمیل کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس خدا کے نبوی کلام کا موضوع ہیں، کیونکہ وہی وہ لوگ ہیں جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شمار ہونے کے لیے بلایا گیا ہے۔ تاہم ان کی نبوی میراث 1863 میں ان کے آباؤ اجداد کی بغاوت سے شروع ہوئی۔ اس ابتدائی بغاوت کو پہچاننا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اسے چار نسلوں کی بڑھتی ہوئی بغاوت کی روایات اور رسوم نے ڈھانپ رکھا ہے۔ اگرچہ اسے پہچاننا مشکل ہے، پھر بھی اسے دیکھا اور تسلیم کیا جانا چاہیے، جیسا کہ دانی ایل آخرکار دانی ایل کے نویں باب میں کرتا ہے۔ اس نے یہ کام خدا کے نبوی کلام میں موجود سچائی کو پہچان کر کیا۔

وہ بغاوت جس سے دانی ایل اور تین نیکوکار براہ راست چلے آئے تھے، یہ تھی کہ ان کے والد نے اپنے آپ کو ان مشرکانہ اثرات سے الگ رکھنے سے انکار کر دیا تھا جو انہیں گھیرے ہوئے تھے۔ 1863 میں، لاودیکیائی ایڈونٹزم مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولک ازم کے بائبل طریقہ کار کی طرف پلٹ گیا، تاکہ احبار باب چھبیس کے "سات وقت" کے بارے میں ملر کی شناخت کے انکار کو برقرار رکھا جا سکے۔ اس بغاوت کی نمائندگی، دانی ایل اور تین نیکوکاروں کے لیے، بادشاہ حزقیہ کرتا تھا۔

بادشاہ حزقیہ نے خداوند سے فریاد کی کہ وہ نہ مرے، اور جب خداوند نے اسے مزید پندرہ برس عطا کیے تو اس کی دعا قبول ہوئی۔ یوں وہ منسی کا باپ بنا، جو یہوداہ کے بدترین بادشاہوں میں سے ایک تھا، اور وہی بادشاہ بھی جو یہوداہ کی سات مرحلہ وار تسخیر اور غلامی کی ابتدا کی نشان دہی کرتا ہے۔ 1856 میں سچا گواہ لاودیکیائی ایڈونٹسٹ ازم کے دروازے پر دستک دینے آیا، مگر انہوں نے جینا پسند کیا اور نفس کے لیے مرنا گوارا نہ کیا۔ 1863 تک انہوں نے "یریحو" کو دوبارہ تعمیر کر لیا تھا اور بڑھتی ہوئی بغاوت شروع کر دی تھی، جس کے باعث وہ 11 ستمبر، 2001 کو روحانی بابل کی غلامی کی طرف اپنے تین مرحلوں کے سفر کے آغاز کے طور پر پہچان نہ سکے، جو آخرکار اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے۔

بادشاہ حزقیہ کے لیے 1863 وہ سال تھا جب اس کی زندہ رہنے کی دعا قبول ہوئی۔ خداوند نے یہ نشان دیا کہ اس کی دعا قبول کر لی گئی تھی۔ خدا نے سورج کو حرکت دے کر اس دعا کی تصدیق کی، اور بابلیوں نے آسمانوں میں خدا کی کارفرمائی دیکھی، حالانکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ پھر بابلی یروشلم آئے تاکہ اس خدا کے بارے میں جان سکیں جس کے پاس سورج پر اختیار تھا۔ آسمان کے خدا کو جلال دینے کے بجائے، بادشاہ حزقیہ نے، اپنے نفس کو مارنے کے بجائے، اپنے پیکل اور اپنے شہر کو جلال دینا پسند کیا، اس خدا کی جگہ جس نے اپنے نام کو اسی پیکل اور اسی شہر میں رکھنے کے لیے چنا تھا۔

اس بغاوت کے نتیجے میں یہ پیشگوئی ہوئی کہ اُس کی نسل کے بچے بابل میں غلام اور خصی بن جائیں گے۔ وہ بچے دانی ایل، حنیاہ، میشایل اور عزریاہ تھے، اور وہ اُن سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس کی روحانی آخری نسل کی نمائندگی کرتے ہیں جو 11 ستمبر 2001 کو دنیا کی قوموں اور کلیسیا کی تاریخ میں ایک نقطہ عطف تسلیم کرتے ہیں، جب وہ روشنی دی جاتی ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو آزمانے اور اُن پر مہر لگانے کے لیے ہے۔

ان ایام میں حزقیہ موت کی بیماری میں مبتلا ہوا۔ اور نبی اشعیہ بن آموص اس کے پاس آیا اور اس سے کہا، خداوند یوں فرماتا ہے: اپنا گھر درست کر لے، کیونکہ تو مر جائے گا اور زندہ نہ رہے گا۔ تب اس نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیرا اور خداوند سے دعا کی، اور کہا، اے خداوند، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ یاد کر کہ میں نے تیرے حضور سچائی اور کامل دل سے چل کر وہی کیا جو تیری نظر میں بھلا ہے۔ اور حزقیہ بہت رویا۔ اور ایسا ہوا کہ پیشتر اس کے کہ اشعیہ درمیانی صحن تک نکلتا، خداوند کا کلام اس کے پاس آیا کہ لوٹ کر جا اور میرے لوگوں کے سردار حزقیہ سے کہہ: خداوند، تیرے باپ داؤد کا خدا، یوں فرماتا ہے: میں نے تیری دعا سنی ہے، میں نے تیرے آنسو دیکھے ہیں؛ دیکھ، میں تجھے شفا دوں گا؛ تیسرے دن تو خداوند کے گھر میں جائے گا۔ اور میں تیرے ایام میں پندرہ برس کا اضافہ کروں گا، اور تجھے اور اس شہر کو شاہ اشور کے ہاتھ سے چھڑا لوں گا؛

اور اس شہر کی حمایت کروں گا اپنے ہی واسطے اور اپنے خادم داؤد کے واسطے۔ اور اشعیاہ نے کہا، انجیر کا پلستر لے آؤ۔ پس انہوں نے اسے لیا اور پھوڑے پر رکھا، اور وہ اچھا ہو گیا۔ اور حزقیاہ نے اشعیاہ سے کہا، کیا نشان ہوگا کہ خداوند مجھے شفا دے گا اور میں تیسرے دن خداوند کے گھر میں جاؤں گا؟ اشعیاہ نے کہا، یہ نشان تجھے خداوند کی طرف سے ہوگا کہ خداوند وہی بات کرے گا جو اس نے کہی ہے: سایہ دس درجے آگے بڑھے یا دس درجے پیچھے بیٹے؟ حزقیاہ نے جواب دیا، سایہ کا دس درجے نیچے اترنا آسان ہے؛ نہیں، بلکہ سایہ دس درجے پیچھے لوٹ آئے۔ تب اشعیاہ نبی نے خداوند کو پکارا، اور اس نے احاز کے آفتابی گھڑیال میں جتنے درجے وہ اتر گیا تھا، سایہ کو دس درجے پیچھے لوٹا دیا۔ اس وقت بابل کے بادشاہ بلدان کے بیٹے برودک بلدان نے حزقیاہ کے پاس خط اور تحفہ بھیجا، کیونکہ اس نے سنا تھا کہ حزقیاہ بیمار پڑا تھا۔ اور حزقیاہ نے ان کی خاطر مدارت کی، اور انہیں اپنے قیمتی خزانے کا سب کچھ دکھایا، یعنی چاندی اور سونا اور مصالحہ جات اور قیمتی روغن، اور اپنا سارا اسلحہ خانہ، اور جو کچھ اس کے خزانوں میں پایا جاتا تھا؛ اس کے گھر میں اور اس کی تمام مملکت میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے حزقیاہ نے انہیں نہ دکھایا ہو۔ تب اشعیاہ نبی بادشاہ حزقیاہ کے پاس آیا اور اس سے کہا، ان لوگوں نے کیا کہا تھا؟ اور وہ کہاں سے تیرے پاس آئے تھے؟ حزقیاہ نے کہا، وہ ایک دور ملک، یعنی بابل سے میرے پاس آئے ہیں۔ اس نے کہا، انہوں نے تیرے گھر میں کیا دیکھا؟ حزقیاہ نے جواب دیا، جو کچھ میرے گھر میں ہے ان سب کو انہوں نے دیکھا؛ میرے خزانوں میں کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں نے انہیں نہ دکھایا ہو۔ تب اشعیاہ نے حزقیاہ سے کہا، خداوند کا کلام سن: دیکھ، دن آتے ہیں کہ جو کچھ تیرے گھر میں ہے اور جو کچھ تیرے باپ دادا نے آج تک جمع کیا ہے، سب بابل کو لے جایا جائے گا؛ کچھ بھی باقی نہ رہے گا، خداوند فرماتا ہے۔ اور تیرے بیٹوں میں سے جو تیرے ہاں سے پیدا ہوں گے، انہیں وہ لے جائیں گے، اور وہ بابل کے بادشاہ کے محل میں خواجہ سرا ہوں گے۔ تب حزقیاہ نے اشعیاہ سے کہا، جو کلام تو نے فرمایا ہے وہ اچھا ہے۔ پھر اس نے کہا، کیا یہ اچھا نہیں کہ میرے ایام امن اور سچائی رہے؟ اور حزقیاہ کے باقی کام اور اس کی ساری قوت، اور اس نے کس طرح حوض اور نہر بنائی اور پانی شہر میں لایا، کیا وہ یہوداہ کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں مکتوب نہیں؟ اور حزقیاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا، اور اس کا بیٹا منسی اس کی جگہ سلطنت کرنے لگا۔ دوم سلاطین ۱: ۲۰-۲۱۔

اگلی آیت کہتی ہے:

منسی بارہ برس کا تھا جب وہ تخت نشین ہوا، اور یروشلیم میں پچپن برس تک سلطنت کی۔ اور اس کی ماں کا نام حفصیہ تھا۔ سلاطین دوم 21:1

اگر بادشاہ حزقیاہ نے خداوند کی مرضی قبول کر لی ہوتی اور بس اپنے معاملات درست کر کے مر گیا ہوتا، تو نتیجہ کیا ہوتا؟ اسے پندرہ اضافی سال دیے گئے، اور تین سال بعد بدکار منسی پیدا ہوا۔ 1856 میں کیا ہوتا، اگر ایڈونٹ ازم نے فلاڈلفیہ سے لاودکیہ کی طرف منتقلی کو قبول کر لیا ہوتا اور اپنے معاملات درست کر لیے ہوتے اور ولیم ملر کی بنیادی سچائیوں کو جوں کا توں قائم رکھا ہوتا؟ میرا خیال ہے ہم اس سوال کا جواب کبھی نہیں جان سکیں گے، لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ "دانی ایل نے اپنے دل میں ٹھان لیا تھا کہ وہ بادشاہ کے کھانے کے حصے سے اور اس کی پی ہوئی شراب سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے۔"

ہم اگلے مضمون میں دانیال کے پہلے باب کو جاری رکھیں گے۔